ہر کہ باشد ؛ ظالم ظلمت فزا "
شیخ کہ بود ؛ عکس انوار خدا ص ۳۱۴

امید ہے کہ آئندہ ان چیزوں کا خیال رکھا جائے گا : بہرحال ان چند معمولی فروگذاشتوں سے قطع نظر فاضل، مترجم کی کاوش و محنت سزاوار صد تحسین و آفریں ہے۔ امید قوی ہے کہ دفتر اول کی طرح دفتر دوم بھی مقبول عوام و خواص ہوگا۔

انتخاب الترغیب والترہیب جلد دوم : ترجمہ از جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب طارق دہلوی، تقطیع کلاں، ضخامت ..۳ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت -/۱۷ پتہ : ندوۃ المصنفین، اُردو بازار، دہلی ۶

یہ کتاب علامہ منذری کی کتاب الترغیب والترہیب کے ترجمہ کی دوسری جلد ہے جو حدیث نمبر ۱۹۱ سے حدیث نمبر ۵۰۲ تک یعنی تین سو تیس حدیثوں پر مشتمل ہے، یہ سب حدیثیں کتاب الصلوٰۃ سے متعلق ہیں، آخری حدیث قربانی سے متعلق ہے، پہلی جلد کو جو قبول عام حاصل ہوا امید قوی ہے کہ یہ جلد بھی ایسی ہی مقبول ہوگی، احادیث کا ترجمہ اور اُن کی تشریح کمال حزم و احتیاط کے ساتھ جس شُستہ و رفتہ اور سلیس و عام فہم زبان میں کیا گیا ہے اُس کی وجہ سے یہ کتاب عام مسلمانوں کے لئے تو نورِ بصیرت ہے ہی، اپنی بعض خصوصیات کے اعتبار سے اصحاب مدارس اور اہل علم کے لئے بھی لائق مطالعہ اور مفید ہے، کیوں کہ صرف تلخیص اور ترجمہ و تشریح پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ صاحب الترغیب نے حدیث کے آخر میں جن مآخذ کا ذکر کیا ہے لائق مترجم نے اُن پر اضافہ کیا ہے اور حواشی میں اُن کی تشریح کرتے گئے ہیں، بہرحال کہ یہ کتاب کثرت سے طبع ہوئی ہے اور کسی اصل اور قدیم نسخہ سے موازنہ و مقابلہ کا اہتمام نہیں کیا گیا، اس بنا پر جا بجا چند فاحش غلطیاں مثلاً صحابہ کرام و تابعین عظام کے ناموں میں غلطی، راوی کے نام میں التباس یا حوالہ کی غلطی، خلفاء عن ...... علتی رہی، لائق مترجم نے کتاب کے متعدد مطبوعہ اور غیر مطبوعہ نسخوں سے ...... کا تفاوت

مقدمہ میں مذکور ہے) مقابلہ و موازنہ اور اصل مآخذ و مراجع سے رجوع کر کے ان غلطیوں کی نشاندہی اور اُن کی تصحیح کی ہے، بعض جگہ خود صاحب کتاب سے مسامحت ہوئی ہے مثلاً (ص ۲۰۶) ایک ہی راوی کو انھوں نے ایک جگہ "حسن بن مالک" لکھ دیا اور دوسری جگہ اسے "مالک بن حسن" کر دیا، حالانکہ صحیح موخر الذکر ہے لائق مترجم اُس پر بھی تنبیہ کرتے رہ گئے ہیں۔ حافظ ابن حجر نے "انتقاء الترغیب" کے نام سے اس کتاب کی تلخیص کی تھی جو ملی گا ئل (مہاراشٹر) سے شائع ہو چکی ہے، لائق مترجم نے کہیں کہیں کسی روایت کے صحت و سقم سے متعلق حافظ ابن حجر کی رائے سے اختلاف کیا ہے اور اُس کے وجوہ و دلائل لکھے ہیں، (مثلاً ص ۲۰۰) لیکن ہمارے خیال میں بعض جگہ مترجم خود غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں، مثلاً صفحہ ۳۰۵ پر انھوں نے بعض مترجمین پر گرفت کی ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اور رخصت ہے، لیکن اس کے باوجود اگر کوئی مسافر رمضان کا روزہ رکھ لے اور اُس پر تعب اور مشقت بھی نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ روزہ پورا کرے اور اُسے نہ توڑے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھ کر توڑ دیا، اس سے اُمت کو یہ سبق دینا منظور تھا کہ اگر روزہ مشقت کا باعث ہو تو ایک مسافر کے لئے اُس کے توڑ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اس کے باوجود جو صحابہ روزہ انگیز کرنے کی طاقت رکھتے تھے انھوں نے نہ صرف یہ کہ روزہ نہیں توڑا بلکہ اس کے بعد بھی روزہ رکھا تو اب حضور نے ناراض ہو کر فرمایا: اُولٰئِكَ العصاۃ، اُولٰئِكَ العصاۃ، حدیث کا سیاق و سباق صاف بتاتا ہے کہ حضور کی ناخوشی صرف اُس دن کا روزہ نہ توڑنے پر نہیں ہے، کیوں کہ عصر کا وقت تو ہو ہی گیا تھا، ایک ڈیڑھ گھنٹہ کی بات تھی، اسی خیال سے اگر کسی نے روزہ نہیں توڑا تھا تو حضور اُس پر کیوں خفا ہوتے! خفگی کی بات یہ تھی کہ یہ حضرات اس کے بعد بھی روزہ رکھتے رہے، حدیث کے الفاظ فقیل لہ بعد ذالک (دلالۃ اشارۃ بعید کے لئے آتا ہے) سے ہماری اور دوسرے مترجمین کی تائید نکلتی ہے کہ [illegible] بہرحال کتاب عوام اور خواص دونوں کے لئے بہت